84203 ـ دائمی بیماری سے شفایابی اور فدیہ کی ادائیگی کے بعد روزہ کی قضاء

سوال

معدہ میں زخم (کینسر) کی بنا مجھے کئی برس تك رمضان المبارك کے روزے چھوڑنا پڑے اب میرے علم میں نہیں کہ کتنے رمضان کے روزے نہیں رکھے، میں نے ان روزوں کا فدیہ بھی ادا کیا، الحمد للہ بعد میں مجھے اس بیماری سے شفا حاصل ہو گئی تو کیا میرے ذمہ ان روزوں کی قضاء واجب ہوتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی نے مریض کے لیے رمضان المبارك کے روزے نہ رکھنے مباح کیے ہیں، اور وہ ان کے بدلے دوسرے ایام میں قضاء کریگا، جیسا کہ اللہ سبحانہ کے درج ذیل فرمان میں ہے:

تو جو بھی تم میں سے اس ماہ مبارك کو پا لے وہ اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (185).

یہ تو اس حالت میں ہے جب مریض کا مرض شفایابی اور زائل ہونے والا ہو، لیکن اگر مرض سے شفایابی کی امید نہ ہو ـ ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق ـ تو وہ مریض روزہ نہیں رکھےگا، بلکہ ہر روزہ کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلائیگا.

اس کی تفصیل سوال نمبر (37761) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

جب مریض نے روزہ نہ رکھا اور اس کی بیماری دائمی ہو اس سے شفا کی امید نہ ہو اور اس نے ہر روزہ کے بدلے ایك مسکین کو کھانا بھی کھلا دیا اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے اسے دائمی مرض سے شفایابی نصیب فرما دی تو اس پر ان روزوں کی قضا لازم نہیں آتی؛ کیونکہ اس نے اپنے ذمہ واجب کی ادائیگی کر دی ہے، اور وہ اس سے بری ہو چکا ہے "

ديكھيں: الانصاف (3 / 285).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

جب مريض كسى ايسے مرض سے شفايابہو جائے جس كے متعلق ڈاكٹر حضرات كا فيصلہ تھا كہ اس سے شفايابى محال ہے، تو اس مريض كو رمضان المبارك كے كچھ ايام بعد اسے شفايابى نصيب ہوئى تو كيا اس سے سابقہ روزوں كى قضاء كا مطالبہ كيا جائيگا ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" جب كسى شخص نے حسب عادت يا ماہر اور موثوق ڈاكٹر حضرات كى رپورٹ كى وجہ رمضان كے مكمل يا كچھ روزے دائمى مرض كى بنا پر نہ ركھے تو اس پر ہر ايك روزہ كے بدلہ ايك مسكين كو كھانا كھلانا واجب ہے اور جب وہ ايسا كر لے، اور اللہ تعالى بعد ميں اسے شفايابى نصيب كر دے تو جن روزوں كے بدلے اس نے كھانا كھلايا ہے ان كى قضاء اس پر لازم نہيں، كيونكہ وہ روزے كے بدلے كھانا كھلا كر برى الذمہ ہو چكا ہے.

اور جب وہ برى الذمہ ہو چكا ہے تو شفايابہونے كے بعد كوئى واجب اس سے محلق نہيں كيا جائيگا، اس كى مثال وہ ہے جو فقہاء كرام نے بيان كيا ہے كہ اگر كوئى شخص كسى ايسے عذر كى بنا پر حج كرنے سے عاجز ہو جس عذر كا ختم اور زائل ہونا ممكن نہيں، تو وہ اپنى طرف سے كسى اور كو حج كروائے اور پھر وہ اس عذر سے شفايابہو جائے تو اس پر دوبارہ حج لازم نہيں آتا " انتہى.

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (19 / 126).

ان سطور كے آخر ميں ہم اللہ تعالى كا شكر ادا كرتے ہيں جس نے آپ كو شفايابى و عافيت سے نوازا، اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ ہميں اور آپ كو مزيد اپنے فضل و كرم اور احسان سے نوازے.

واللہ اعلم .